Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۶ ذوالقعدہ ۱۳۹۵ھ ۱۱ نبوت ۱۳۵۴ہش ۱۱ نومبر ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۵۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ نبوت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لحظہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ضعف کی تکلیف ہے۔ بغیر سہارا کے چل پھر بھی نہیں سکتیں۔ آپ کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خاں صاحب کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کئی دنوں سے انفلوئنزا کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

مجلس انصاراللہ ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار صبح ۹ بجے تا شام ۵ بجے مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں مجلس انصاراللہ ضلع لاہور کا عظیم الشان سالانہ اجتماع ہو رہا ہے جس میں مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے متعدد قائدین کرام کی شرکت متوقع ہے۔

پروگرام کے مطابق محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ۰ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ۰ محترم شیخ مبارک احمد صاحب ۰ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ۰ محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے تقاریر فرمائیں گے۔ ضلع لاہور و شہر لاہور کے علاوہ اردگرد کے تمام اضلاع کی جماعتوں کے احباب کو بھی اس روحانی اجتماع میں شمولیت کی دعوتِ عام دی جاتی ہے۔

(ناظم مجلس انصاراللہ ضلع لاہور)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اسلام کا بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے"

اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے اپنے چندہ کو بروقت ادا کیجئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا حتمی اور یقینی ذریعہ

اوّل اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورۃ فاتحہ میں سکھائی گئی ہے

"خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے اسلام اور دعاء فاتحہ ہے۔ یعنی اوّل اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے تمام اسلام کا مغز یہ دونوں چیزیں ہیں۔ اسلام اور دعاء فاتحہ دنیا میں خدا تک پہنچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے ایک یہی اعلیٰ ذریعہ ہے۔ بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانونِ قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصالِ الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وہی خدا کو پاتے ہیں کہ جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں اور دعائے فاتحہ میں لگے رہیں۔ اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ ہے جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمے میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اُترتی ہے۔ ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیراللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مر جاتے ہیں۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کی رو سے اسلام ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم ازسرِنو زندہ ہوتے ہیں۔ اس دوسری زندگی کے لئے الہامِ الٰہی ہونا ضروری ہے۔ اسی مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقاءِ الٰہی ہے یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر انسان کو خدا سے وہ اتصال ہوتا ہے کہ گویا وہ اس کو آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کو قوت دی جاتی ہے اور اس کے تمام حواس اور تمام اندرونی قوتیں روشن کی جاتی ہیں اور پاک زندگی کی کشش بڑے زور سے شروع ہو جاتی ہے۔ اس درجہ پر آ کر خدا انسان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور زبان ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ بولتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ حملہ کرتا ہے اور کان ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور پیر ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ چلتا ہے۔ اسی درجہ کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یہ اس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اور ایسا ہی فرماتا ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنی جو تُو نے چلایا تُو نے نہیں بلکہ خدا نے چلایا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۰)

پبلشر: مسعود احمد ۰ پرنٹر: سید عبدالحی ۰ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۰ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۱ر نبوت ۱۳۵۴ھ
۱۱ر نومبر ۱۹۷۵ء

حقیقی اسلام کے لئے لوگوں کے دِل جیتنے کی حقیقی راہ!

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی مامور دنیا میں مبعوث فرمائے، اُن کے اور اُن پر ایمان لانے والوں کے سپرد ایک ہی کام ہوتا تھا کہ وہ لوگوں کے دِل جیت کر انہیں راہِ ہدایت پر گامزن کریں۔ اِسی لئے اللہ تعالےٰ اُن کے دلوں کو ہر قسم کے کینہ اور کدورت سے پاک کر کے اُن میں نوعِ انسان کی ہمدردی کُوٹ کُوٹ کر بھر دیتا تھا۔ دُنیا اُن سے دشمنی کرتی تھی پر وہ کسی کے دشمن نہیں ہوتے تھے۔ دُوسروں سے دشمنی کرنا وہ جانتے ہی نہ تھے۔ لوگ اُنہیں دُکھ دینے اور اذیت پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے اِس کے باوجود وہ اُن کی ہمدردی اور غمخواری میں گُھل رہے ہوتے تھے۔ اُن کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ کسی کو دُکھ دیں یا ایذاء پہنچائیں گو وہ اُنہیں دُکھ دینا اور ایذاء پہنچانا اور اُن کے درپئے آزار ہوتا ہو۔

نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری کا سب سے اعلیٰ اور سب سے بڑھ کر حسین اور دِل موہ لینے والا نمونہ ہمارے آقا و مولیٰ نبیوں کے سردار حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ کفّارِ مکّہ نے ہم قوم اور ہموطن اور ہم شہر ہونے کے باوجود آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دُکھ دینے اذیتیں پہنچانے اور انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ اِس کے باوجود آپؐ کا اور آپؐ کے صحابہؓ کا دِل دُکھ دینے، اذیتیں پہنچانے اور انسانیت سوز مظالم ڈھانے والوں کے لئے ہمدردی و غمخواری کے جذبات سے اِس طرح لبریز تھا جس طرح سمندر پانی سے لبریز ہیں۔ یہ غایت درجہ ہمدردی کا جذبہ ہی تو تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ والوں کی سنگدلی اور دشمنی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اشاعتِ حق کی غرض سے طائف تشریف لے گئے اور وہاں لوگوں کے اکسانے پر بعض اوباشوں نے پتھر مار مار کر آپؐ کو لہولہان کر دیا اور پہاڑوں کے فرشتہ نے ان پر پہاڑ گرا کر اُنہیں تباہ کرنے کی پیشکش کی تو آپؐ نے اُسے منع کرتے ہوئے فرمایا مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اِنہی لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کر دے گا جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے۔ اِسی طرح جب کُفّار کے لشکر نے اچانک حملہ کر کے جنگِ اُحد میں آپؐ کو زخمی کر دیا تو آپؐ نے زخمی حالت میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا۔ "اے میرے اللہ! تُو میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ ان سے یہ قصور جہالت اور لاعلمی میں ہؤا ہے"۔ پھر فتح مکہ کے موقعہ پر جب اللہ تعالےٰ نے خون کے پیاسوں پر آپؐ کو کامل غلبہ عطا کیا اور انہیں آپؐ کے رحم و کرم پر لا ڈالا تو آپؐ کے اوجِ کمال پر پہنچے ہوئے جذبۂ ہمدردی نے وہ کرشمہ دکھایا جس کی تاریخِ عالم میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ آپؐ نے لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہہ کر بیک وقت سب کو معاف کر دیا اور اِس طرح ہمیشہ ہمیش کے لئے اُن کے دِل جیت لئے اور وہ سب کے سب اسلام لے آئے۔ الغرض دشمنی کو انتہاء تک پہنچانے والوں کے ساتھ بھی آپؐ نے ہمدردی کا نہایت ہی اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور اِس طرح دُنیا پر آشکار کر دکھایا کہ دل جبر و تشدد، سوشل بائیکاٹ مار دھاڑ، گھیراؤ جلاؤ اور ظلم و جور سے نہیں بلکہ ہمدردی اور محبت و پیار سے جیتے جاتے ہیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے بموجب اِس آخری زمانہ میں رُوئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے دل اسلام اور حضرت خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ اِس لئے اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے آپ میں بھی ہمدردی نوعِ انسان کا جذبہ بدرجۂ اتم پایا جاتا تھا اور یہی جذبہ آپ نے اپنے متبعین میں پیدا کر دکھایا۔ ہر چند کہ جملہ سابقہ مامورینِ الٰہی کی طرح آپ کی بھی شدید مخالفت ہوئی اور آپ کے متبعین کی بھی ہوئی تھی اور ضرور تھا کہ انہیں بھی انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا جاتا تاہم آپ نے انہیں یہی تعلیم دی کہ وہ ہرگز ہرگز کسی سے دشمنی نہ رکھیں، کسی کے خلاف اپنے دل میں کینہ یا بغض اور کدورت کو جگہ نہ پانے دیں بلکہ سب کے ہمدرد اور غمخوار بنیں، دُکھ اُٹھائیں اور ماریں کھائیں اور دُکھ دینے اور مار دھاڑ کرنے والوں کے ساتھ محبت و پیار کا سلوک روا رکھیں تاکہ بالآخر محسن انسانیت حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اُن کے دِل جیت سکیں اور اس طرح انہیں آپؐ کا حقیقی متبع بنانے میں کامیاب ہو سکیں۔ چنانچہ آپ نے نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی کرنے میں خود اپنے مسلک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں۔ اور بایں ہمہ نوعِ انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے"۔

(سراجِ منیر صـ۲۸)

پھر آپ نے اپنے متبعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ مومن جس قدر متقی ہوتا جاتا ہے اُسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذاء کو پسند نہیں کرتا۔ مسلمان کبھی کینہ ور نہیں ہو سکتا۔ ہاں دُوسری قومیں ایسی کینہ ور ہوتی ہیں کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات کینہ کی کبھی نہیں جاتی اور بدلہ لینے کے لئے ہمیشہ کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے، کوئی دُکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا ہے لیکن پھر بھی اُن کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو ہم اب بھی تیار ہیں۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز مذہب و قوم ہر ایک سے نیکی کرو"۔

(تقریریں صفحہ ۳۹)

اور اِسی ضمن میں اپنے متبعین کو نوعِ انسان کے حقیقی ہمدرد بننے کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"مَیں اِس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اِس لئے مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حقِ ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دِلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اِس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں، اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بُغض کے کانٹوں سے بھرا ہؤا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے؟ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اُس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجُز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مَیں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نُور تمام نُوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوعِ انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اُس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اُترتے ہیں"۔

اِسی لئے بحمد اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین ہونے کے باعث کسی سے دشمنی نہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل بُغض، کینہ اور کدورت سے پاک بنائے ہیں اور نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی اور انکی بھلائی کا جذبہ اسنے ان میں کُوٹ کُوٹ کر بھر دیا ہے۔ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے نوعِ انسان کے دل جیتنے کی یہی حقیقی راہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل خاص کے نتیجہ میں ہم اِس پر گامزن ہیں اور انشاء اللہ العزیز گامزن رہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کیلئے "چہرے کا پردہ" ضروری ہے

مکرم افتخار احمد صاحب چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔

(سورۃ نور رکوع ۴)

ترجمہ :- اور کہدو مومن عورتوں کو وہ اپنی آنکھوں اور نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور وہ اپنی زینت نہ ظاہر کریں سوا اس زینت کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔

اس آیت میں مومن عورتوں کو جو اعضاء پردہ میں رکھنے کا ارشاد ہوا ہے ان میں کان ناک اور منہ سب شامل ہیں کیونکہ "فروج" لفظ کے معنے کان ناک اور منہ کے بھی ہوتے ہیں جیسا کہ تریاق القلوب کے صفحہ ۱۰۲ پر لکھا ہے "لفظ فروج میں آلات شہوت اور کان اور ناک اور منہ سب داخل ہیں"۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک اور جگہ فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

(سورۃ احزاب رکوع ۸)

ترجمہ :- اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہدو وہ اپنی اوپر کی بڑی چادروں کے ایک حصہ کو اپنے اوپر لٹکا لیا کریں یہ اقرب ہے اس کے کہ وہ پہچانی جائیں اور نہ دکھ دی جائیں اور اللہ غفور اور رحیم ہے۔

یہاں پردہ کے فرمان کیساتھ اس کی یہ حکمت بھی بتا دی گئی ہے کہ وہ پہچانی نہ جا سکیں اور پہچانی جانے میں یہ خطرہ ہے کہ لوگ انہیں دکھ اور تکلیف پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

لیکن اگر چہرہ ننگا ہو اور ڈھکا ہوا نہ ہو تو عورت آسانی کیساتھ پہچانی جا سکتی ہے جس سے قرآنی منشا پورا نہیں ہوتا۔

قرآنی منشاء پورا ہونے کیلئے عورت کا چہرہ ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے پس اس آیت سے بھی "چہرے کا پردہ" روز روشن کی طرح ثابت ہے۔

بہت سے مفسرین نے اس آیت پر سیر حاصل بحث کی ہے اور آخر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ "عورتیں اپنے چہروں کو چھپا لیں سوائے ایک آنکھ کے"۔

تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے "قال المفسرون يغطين وجوههن ورؤسهن الا عينا واحدة۔"

ذیل میں چند حوالے نقل کیے جاتے ہیں جن سے پتہ چلے گا کہ عورتوں کو چہرہ ڈھانپنے کے لیے کس قدر تاکید کی گئی ہے۔

تفسیر روح البیان میں سورۃ احزاب کی مذکورہ بالا آیت کے نیچے لکھا ہے :-

"والمعنى يغطين بها وجوههن وابدانهن وقت خروجهن من بيوتهن لحاجة ولا يخرجن مكشوفات الوجوه والابدان"

یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں اپنی جلابیب (چادروں) سے اپنے منہ اور بدن چھپایا کریں جس وقت وہ کسی ضرورت کے لیے اپنے گھروں سے باہر جائیں اور چہرہ اور بدن ننگا کر کے باہر نہ نکلا کریں۔ کشاف میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے :-

"يرخينها عليهن ويغطين بها وجوههن واعطافهن يقال اذا زل الثوب عن وجه المرأة ادني ثوبك على وجهك"

عورت کے منہ سے جب کپڑا کھسک جائے تو عربی زبان میں کہا جاتا ہے ادني ثوبك على وجهك

کشاف میں مزید لکھا ہے کہ :-

"ان ترخي المرأة بعض جلبابها وفضله على وجهها تتقنع حتى تتميز من الامة وعن ابن سيرين سألت عبيدة السلماني عن ذالك فقال ان تضع رداءها فوق الحاجب ثم تديره حتى تضعه على انفها وعن السدي ان تغطي احدى عينيها وجبهتها والشق الآخر الا العين۔"

ترجمہ :- یہ کہ عورت اپنی چادر کا بعض اور بڑھا ہوا حصہ پردہ کی غرض سے اپنے منہ پر ڈال لے یہاں تک کہ لونڈی اور اس میں امتیاز ہو جائے اور ابن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے عبیدہ سلیمانی سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ عورت اپنی چادر ابرو پر ڈال لے پھر اسے پھرائے یہاں تک کہ اسے اپنی ناک پر رکھ لے اور سدی سے روایت ہے کہ اپنی آنکھوں میں سے ایک آنکھ اور پیشانی پر دوسری جانب بھی سوائے آنکھ کے پردہ کرے۔

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے :-

"عن ابن عباس امر الله نساء المؤمنين اذا خرجن من بيوتهن في حاجة ان يغطين وجوههن من فوق رؤسهن بالجلابيب ويبدين عينا واحدة"

ترجمہ :- ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا کہ جب کسی ضرورت کے لئے اپنے گھروں سے باہر نکلیں تو اپنے سروں کے اوپر سے اپنے چہروں کو چادروں کے ساتھ ڈھانپ لیا کریں اور ایک آنکھ کھلی رکھیں۔

درمنثور میں لکھا ہے :-

"اخرج ابن جرير وابن ابي حاتم وابن مردويه عن ابن عباس في هذه الآية قال امر الله نساء المومنات اذا خرجن من بيوتهن في حاجة يغطين وجوههن من فوق رؤسهن بالجلابيب ويبدين عينا واحدة"

یعنی یہ کہ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ سے مراد یہ ہے کہ مسلمان عورتیں اپنے چہروں اور سروں کو ڈھانپیں اور ان میں سے سوائے ایک آنکھ کے اور کسی عضو کو ظاہر نہ کریں۔

ابن جریر نے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ عبیدہ نے خود نقاب اوڑھ کر دکھایا اور صرف اپنی ایک آنکھ ننگی رکھی اپنی ناک اور بائیں آنکھ کو چھپایا اور دائیں آنکھ کو ننگا رکھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحر محیط میں لکھا ہے:۔

کان دأب الجاهلیة ان تخرج الحرة والامة مکشوفتی الوجه فی درع و خمار وکان الزناة یتعرضون اذا خرجن باللیل لقضاء حوائجهن فی النخیل والغیطان..... فامرت ان یخالفن بزیهن عن زی الاماء بلبس الاردیة والملاحف وستر الرؤس والوجوه۔

ترجمہ:۔ جاہلیت کے زمانہ میں یہ طریق تھا کہ آزاد عورتیں اور لونڈیاں قمیص اور چادریں ننگے منہ باہر نکلا کرتی تھیں اور بدقماش لوگ جب وہ رات کو قضائے حاجت کیلئے کھجوروں اور باغات میں جایا کرتیں تو انہیں چھیڑتے اس پر مسلمان عورتوں کو لونڈیوں کے برخلاف چادریں اوڑھنے کا حکم دیا گیا اور انہیں ہدایت دی گئی کہ وہ اپنا سر اور منہ ڈھانپ کر باہر نکلا کریں۔

روح المعانی میں۔ عبیدۃ السلمانی سدی، ابن عباس، قتادہ وغیرہم کی بھی یہی رائے درج ہے۔

اسی طرح علامہ رازی اپنی تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۲۵ زیر آیت یُدْنِیْنَ عَلَیْہِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِہِنَّ لکھتے ہیں:۔

"کان فی الجاهلیة تخرج الحرة والامة مکشوفات یتبعهن الزناة فامر الله الحرائر بالتجلبب"

یعنی جاہلیت کے زمانہ میں آزاد عورتیں اور لونڈیاں ننگے منہ باہر نکلا کرتی تھیں اور بدمعاش لوگ ان کے پیچھے لگ جاتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آزاد عورتوں کو نقاب اوڑھنے کا حکم دیدیا۔

اسی طرح لکھتے ہیں ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ یُّعْرَفْنَ کا مطلب یہ ہے کہ اس سے یہ پہچان ہو جائے گی کہ وہ نیک اور پاکدامن عورتیں ہیں اور ان سے تعرض نہ کیا جائے گا۔

اسی طرح احکام القرآن للجصاص جلد ۳ صفحہ ۳۷۲ پر مذکور ہے کہ جب آیت یُدْنِیْنَ عَلَیْہِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِہِنَّ نازل ہوئی تو انصاری عورتیں اپنے سیاہ نقاب پہن کر یوں نکلا کرتی تھیں گویا کہ ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہیں۔

اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کا قول نقل ہے کہ آیت مذکورہ دلالت کرتی ہے کہ

"ان المرأة الشابة مامورة بستر وجهها عن الاجنبیین"

یعنی حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ ایک جوان عورت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہے کہ اجنبیوں سے اپنا چہرہ چھپائے۔

بوڑھی عورتوں کے لئے اتنی سختی کا حکم نہیں چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْہِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَہُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَۃٍ۔

(سورۃ نور رکوع ۸)

یعنی وہ جو بیٹھ رہنے والی عورتیں ہیں اور وہ نکاح کی امید نہیں رکھتیں ان پر گناہ نہیں کہ اتار رکھیں اپنے کپڑے بغیر نمائش کے اور سنگار کے۔

یہ تو صرف رعایت ہوئی ورنہ اگر موجودہ دور کی معاشرتی حالت کو دیکھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس عمر کی عورتوں کا پردہ کرنا نہ کرنے سے بہت بہتر ہے۔ قرآن پاک میں بھی اس حکمت کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ جہاں انہیں کچھ رعایت دی ہے وہیں آگے چل کر یہ بھی فرمایا کہ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّہُنَّ یعنی اگر وہ ایسا نہ کریں تو بہتر ہے۔ پس تقویٰ کے زیادہ سے زیادہ قریب بات یہی ہوئی کہ وہ بھی پردہ کریں اس سے ان پر ان عورتوں کو بھی پردہ کرنے میں دقت محسوس نہ ہوگی کیونکہ ان کے سامنے نمونہ موجود ہوگا

(باقی)

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم الحاج ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب بٹالوی مرحوم و مغفور

از مکرم محمد اصغر یعقوب خاں صاحب

(۲)

والد صاحب محترم اولاد کی تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ بعض لوگ اپنے بچوں کو قرآن مجید اور نماز سکھا کر بے فکر ہو جاتے ہیں لیکن اباجان مرحوم کو جب تک صحت نے اجازت دی وہ بڑے اہتمام کے ساتھ گھر میں باجماعت نماز ادا کرتے۔ کتابیں پڑھنے کا بے حد شوق تھا اور ہمیں بھی ہمیشہ اچھی کتابیں پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ ہر جلسہ سالانہ کے موقع پر بے شمار کتابیں خرید کر لاتے اور پھر ان کا نہایت انہماک سے مطالعہ کرتے خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فارسی درثمین اکثر ان کے سرہانے پڑی رہتی۔ قرآن کریم کا تو اتنا شوق تھا کہ جب بھی قرآن کریم کا کوئی نیا نسخہ چھپتا آپ خرید لیتے۔ قرآن کریم پر آپ کو کافی عبور حاصل تھا۔ آپ قرآن کریم کا مطالعہ صرف اپنے نقطہ نظر سے ہی نہ کرتے تھے بلکہ اگر کسی غیر مسلم نے بھی کوئی ترجمہ شائع کیا تو اس کا بھی مطالعہ کرتے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ کسی انگریز نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ جسے آپ نے فوراً لے کر مطالعہ کیا۔

قرآن کریم کے مطالعہ کے متعلق میں نے خاص طور پر آپ کی یہ چیز نوٹ کی ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو قرآن مجید کی روشنی میں دیکھتے اور جب بھی کبھی مذہبی گفتگو کے موقع پر ضرورت محسوس ہوتی آپ مسئلہ زیر بحث کو ایسے مدلل رنگ میں پیش کرتے کہ سننے والا دنگ رہ جاتا۔ اپنے علم کو اتنی وسعت دی تھی کہ کوئی بھی زیادہ دیر اُن کے آگے ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ لوگ حیران ہوتے کہ ایک ڈاکٹر کو دین کا اتنا علم ہے! انگریزی اور اردو کے علاوہ آپ کو پشتو پر بھی عبور حاصل تھا جو آپ نے اپنی سرحد کی ملازمت کے دوران سیکھی تھی۔

سروس کے دوران میڈیکل کالج کے پروفیسروں کی پرائیویٹ پریکٹس بہت ہوتی ہے لیکن اباجان مرحوم نے باقاعدہ پریکٹس بھی نہیں کی شام کا وقت محترم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کے مکان واقع ٹیمپل روڈ پر گزارتے جہاں مغرب کی نماز باجماعت ادا کرتے اور پھر درس سنتے تھے اس کے بعد آپ شیخ صاحب مرحوم اور جماعت کے دیگر اصحاب کی علمی محفل میں شریک ہوتے۔ زندگی میں باقاعدگی (Regularity) اور ڈسپلن کے قائل تھے زندگی کو خدا کی ایک امانت سمجھتے اور حتی المقدور اپنے وقت کو کارآمد کاموں کے لئے بروئے کار لاتے علی الصبح اٹھنے کے عادی تھے۔ صبح نماز باجماعت ادا کرتے۔ پھر سیر کے لئے نکل جاتے اور اس طرح سارے کام ایک ضابطے کے تحت کرتے تھے۔

کوئی عزیز یا دوست بیمار ہو تو صرف علاج ہی نہیں کرتے تھے بلکہ اس کی باقاعدہ عیادت بھی اپنا فرض سمجھتے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے تو اس قدر محبت تھی کہ جب بھی وہ بیمار ہوتے تو اباجان مرحوم یوں بے چین ہوتے جیسے ان کا اپنا ہی کوئی عزیز بیمار ہو گیا ہو اور حضرت میاں صاحبؓ کو بھی اباجان مرحوم سے اس قدر لگاؤ تھا کہ کسی اور ڈاکٹر سے ان کی تسلی ہی نہیں ہوتی تھی مجھے یاد ہے کہ حضرت میاں صاحبؓ جب آخری بار بیمار ہوئے اور بغرض علاج لاہور تشریف لائے تو آپ اُن دنوں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی واقعہ ریس کورس روڈ میں مقیم تھے۔ ہمارا گھر بالکل قریب تھا۔ اباجان صبح و شام باقاعدہ آپ کو دیکھنے جاتے اور جب حضرت میاں صاحبؓ یاد فرماتے تو بغیر کسی توقف کے حاضر ہو جاتے تھے الٰہی مشیت و حکمت کے ماتحت انہی دنوں حضرت میاں صاحبؓ کا وصال ہو گیا۔ ان کی وفات کا آپ کے دل پر گہرا اثر تھا اور اس امر کو اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھتے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرزند کی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ حضرت میاں صاحب سے تعلق کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اپنی آخری بیماری سے کچھ دن پیشتر ہماری والدہ صاحبہ کو اباجان نے بتایا کہ مجھے خواب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ملے ہیں اور قریب ہی حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ صاحب کھڑے ہیں۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ پر فالج کا حملہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق معدہ خرابی ہضم کا موثر علاج قیمت ڈیڑھ روپیہ — اکسیر پائیوریا پائیوریا کا علاج قیمت ڈیڑھ روپیہ — منجن مفید دانتوں کی صفائی کے لئے قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے — ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۴

اور تقریباً دس ماہ کی علالت کے بعد منشاء ایزدی کے تحت ۲۷ اگست ۱۹۷۵ء کو رات کے تقریباً ۹ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابا جان مرحوم نے حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کی وفات پر ایک تفصیلی مضمون "الفضل" میں لکھا۔ اس میں آپ نے حضرت میاں صاحبؓ کی آخری علالت اور وفات کے حالات بیان کئے تھے۔

ابا جان کا جنازہ مورخہ ۲۸ ظہور (اگست) کو لاہور میں محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھایا۔ باوجود شدید بارش کے کثیر تعداد میں احباب نماز جنازہ میں شامل ہوئے جن میں شیخوپورہ سے مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ اور محترم ملک غلام فرید صاحب بھی موجود تھے۔ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

آپ خدا کے فضل سے موصی تھے اس لئے آپ کا جنازہ اسی روز ربوہ لیجایا گیا جہاں پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔

تمام بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ابا جان مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور ہمیشہ ان کے درجات میں ترقی بخشتا رہے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے نیز ہماری والدہ صاحبہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور ہم سب بھائی بہنوں کو ان کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

میں اس جگہ ان بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے ان کی بیماری کے دوران خاص دعائیں کیں اور عیادت کی اور ان کی وفات پر ہمارے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا اور پاکستان اور بیرون پاکستان سے کثیر تعداد میں خطوط کے ذریعہ تعزیت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

قسط ۳

وعدہ کنندگان سرائے خدمت

(۷)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	مجلس		رقم وعدہ	وصولی رقم
۲۷۳	مکرم ملک عبدالرشید صاحب از محمودہ بیگم صاحبہ	عزیز آباد کراچی		۵۰۰/-	۶۰/-
۲۷۴	〃 رشید احمد صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	۳۰۰/-
۲۷۵	〃 محمد ظفر اقبال صاحب ہاشمی	〃	〃	۵۰۰/-	۳۰/-
۲۷۶	〃 چوہدری ندیم احمد صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۷۷	〃 سید شمس الحق صاحب ایاز	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۷۸	〃 نثار احمد صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۷۹	〃 مبارک احمد صاحب راجوروی	〃	〃	۵۰۰/-	۳۵/-
۲۸۰	〃 سید منصور احمد صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	۵۰۰/-
۲۸۱	〃 مبشر احمد صاحب کھوکھر	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۸۲	〃 ڈاکٹر محمود احمد صاحب و لیڈی ڈاکٹر صفیہ خان صاحبہ	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۸۳	〃 مبشر احمد صاحب منجانب غلام محمد صاحب و قاضی عزیز الدین صاحب مرحومین	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۸۴	مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ النصرت	〃	〃	۵۰۰/-	۳/۵۰
۲۸۵	مکرم غلام محمد صاحب منجانب محمد بخش صاحب مرحوم و غلام رسول صاحب و حاکم بی بی صاحبہ	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۸۶	حلقہ النور	〃	〃	۵۰۰/-	۱۴/-
۲۸۷	مجلس خدام الاحمدیہ	صدر	〃	۵۰۰/-	۱۰۰/-
۲۸۸	مکرم مرزا نذیر احمد صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۸۹	〃 مرزا حفیظ الرحمٰن صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۹۰	〃 ظفر اللہ خان صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۹۱	〃 سعید احمد ولد شیخ نذیر احمد صاحب	〃	〃	۱۰۰۰/-	—
۲۹۲	〃 کمانڈر شمیم خالد صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	۱۷۶/-
۲۹۳	〃 نفیس احمد صاحب	عزیز آباد	〃	۵۰۰/-	—
۲۹۴	〃 میاں محمد صدیق صاحب بانی	صدر	〃	۱۰۰۰/-	۱۰۰۰/-
۲۹۵	〃 میاں منیر احمد صاحب بانی	〃	〃	۵۰۰/-	۵۰۰/-
۲۹۶	〃 میاں نصیر احمد صاحب بانی	〃	〃	۵۰۰/-	۵۰۰/-
۲۹۷	〃 محمد اسلم صاحب امتیاز	مارٹن روڈ	〃	۵۰۰/-	—
۲۹۸	〃 محمد عیسیٰ صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۲۹۹	〃 شیخ عبدالمالک صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۰۰	〃 شیخ حفیظ احمد صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۰۱	مجلس خدام الاحمدیہ	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۰۲	مکرم ملک کریم الدین صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۰۳	〃 عبدالباسط صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۰۴	〃 شیخ بشیر احمد صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۰۵	〃 جمیل احمد صاحب بٹ	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۰۶	〃 شریف احمد صاحب اشرف	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۰۷	〃 بشارت احمد صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۰۸	〃 محمد رفیق صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۰۹	〃 حمید الدین صاحب	ڈرگ روڈ	〃	۵۰۰/-	—
۳۱۰	〃 چوہدری نصیر الدین صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۱۱	〃 سید نعیم احمد صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۱۲	〃 سید عبدالمالک صاحب	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۱۳	〃 محمد الیاس صاحب رانا	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۱۴	〃 عبدالرشید صاحب لودھی	〃	〃	۵۰۰/-	—
۳۱۵	مجلس خدام الاحمدیہ	ملیر	〃	۵۰۰/-	—
۳۱۶	مکرم شیخ فضل حسین صاحب مرحوم بذریعہ مکرم کریم احمد صاحب	ماڈل ٹاؤن بی لائلپور		۵۰۰/-	—
۳۱۷	〃 عبدالشکور صاحب	اسلامیہ پارک لاہور		۵۰۰/-	۶۹/-
۳۱۸	〃 عقیل احمد صاحب	دارالصدر غربی ربوہ		۵۰۰/-	—
۳۱۹	〃 مبارک احمد صاحب	گدو بیراج		۵۰۰/-	۱۰۰/-
۳۲۰	〃 رانا عبدالماجد صاحب	عزیز آباد کراچی		۵۰۰/-	—

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا ایک لڑکا ملازمت کے سلسلہ میں بیرون ملک گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک مقاصد میں کامیاب کرے اور ہر آن اس کا حافظ و ناصر ہو۔ (مرزا فضل الرحمٰن صدر جماعت احمدیہ کورنگی کراچی)

۲۔ میرے والد محترم محمد حسین صاحب بٹ چار پانچ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں ان کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد افضل بٹ اکونٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰/- روپے — نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۳۵/- روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حتی الوسع تمام دوستوں کو جلسہ سالانہ میں ضرور شامل ہونا چاہیئے

میری دعا ہے کہ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم بخشے۔ آمین

جلسہ سالانہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تاکیدی ارشادات

جلسہ سالانہ پر آنے کی تاکید

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

جلسہ سالانہ کی غرض

۱۔ "اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کے معلوماتِ دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

۲۔ "صرف طلبِ علم اور مشورہ امداد اسلام اور ملاقاتِ اخوان کے لئے یہ جلسہ تجویز کیا ہے۔"

۳۔ ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سفید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

۴۔ نشانِ آسمانی کے ٹائیٹل پیج پر اس جلسہ کی یہ غرض بیان فرماتے ہیں:۔

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔"

۵۔ "ایک عارضی فائدہ ان جلسوں کا یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں تودد و تعارف ترقی پذیر ہوگا۔"

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

جماعت احمدیہ کا تراسیواں جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۴ھش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ماہ نومبر

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ نومبر یکم نومبر کو اور ماہنامہ خالد مورخہ ۵ر نومبر کو پوسٹ کئے جا چکے ہیں۔ جن خریداران یا ایجنٹ صاحبان کو پندرہ نومبر تک نہ ملیں وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

قابلِ اعتماد ——— خوش ذائقہ

تریاق سلیمانی

بدہضمی۔ تبخیر معدہ۔ پیٹ درد۔ ہیضہ۔ متلی۔ قے۔ اسہال۔ نفخ اور بھوک کی بندش میں مفید ہے۔
۲/- روپے۔ پانچ روپے۔ چھ روپے۔ بارہ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

لاہور۔ سرگودھا۔ لائل پور جانے کی ضرورت نہیں

ٹی وی۔ ریڈیو۔ ٹیپ ریکارڈ کی تسلی بخش مرمت کے لئے۔ پندرہ سالہ تجربہ کار الیکٹران سپیشلسٹ کا اعلیٰ مرکز ———

کامران ریڈیو اینڈ ٹی وی سروس
گولبازار۔ ربوہ
(باجوہ مارکیٹ)

• شہزیب
• شہزیب
• شہزیب

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دواء

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴
(نوٹ) اب ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے یہی پتہ استعمال کیا جائے۔

الفضل آپ کا اپنا واحد روزنامہ ہے اس میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)